

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام (حصہ ہفتم)

<?xml encoding="UTF-8">

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مو فور السرور

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے حوعلامات ظاہروں گے ان کی تکمیل کے دوران ہی نصاری فتح ممالک عالم کا ارادہ کر کے اٹھ کھڑے ہوں گے اور بی شمار ممالک پر قابو حاصل کرنے کے بعد ان پر حکمرانی کریں گے اسی زمانہ میں ابوسفیان کی نسل سے ایک ظالم پیدا ہوگا جو عرب و شام پر حکمرانی کرے گا۔ اس کی دلی تمنا یہ ہوگی کہ سادات کے وجود سے ممالک محروسہ خالی کر دئے جائیں اور نسل محمدی کا ایک فرزند بھی باقی نہ رہے۔ چنانچہ وہ سادات کو نہایت بے دردی سے قتل کرے گا۔ پھر اسی اثنا میں بادشاہ روم کو نصاری کے ایک فرقہ سے جنگ کرنا پڑے گی شاہ روم ایک فرقہ کو بمناو بنا کر دوسرے فرقہ سے جنگ کرے گا اور شہر قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا۔

قسطنطنیہ کا بادشاہ وہاں سے بھاگ کر شام میں پناہ لے گا، پھر وہ نصاری کے دوسرے فرقہ کی معاونت سے فرقہ مخالف کے ساتھ نبرد آزما ہوگا یہاں تک کہ اسلام کی زبردست فتح نصیب ہوگی فتح اسلام کے باوجود نصاری شہرت دیں گے کہ ”صلب“ غالب آگئی، اس پر نصاری اور مسلمانوں میں جنگ ہوگی اور نصاری غالب آجائیں گے۔

بادشاہ اسلام قتل ہو جائے گا۔ اور ملک شام پر بھی نصرانی جھنڈا لہرانے لگے گا اور مسلمانوں کا قتل عام ہوگا۔ مسلمان اپنی جان بچا کر مدینہ کی طرف کوچ کریں گے اور نصرانی اپنی حکومت کو وسعت دے تے ہوئے خے بر تک پہنچ جائیں گے اسلامیان عالم کے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی۔ مسلمان اپنی جان بچانے سے عاجز ہوں گے اس وقت وہ گروہ درگروہ سارے عالم میں امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کریں گے، تاکہ اسلام محفوظ رہ سکے اور ان کی جانیں بچ سکیں اور عوام ہی نہیں بلکہ قطب، ابدال، اور اولیاء جستجو میں مشغول و مصروف ہوں گے کہ ناگاہ آپ مکہ معظمہ میں رکن و مقام کے درمیان سے برآمد ہوں گے۔

(قیامت نامہ قدوة المحدثین شاہ رفیع الدین دہلوی ص ۳ طبع پشاور ۱۹۲۶) علماً فریقین کا کہنا ہے کہ آپ قریہ ”کرعہ“ سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ سے ظہور فرمائیں گے (غایۃ المقصود ص ۱۶۵، نورالابصار ۱۵۲) علامہ کنجی شافعی اور علی بن محمد صاحب کفایۃ الاثر کا بحوالہ ابوہریرہ بیان ہے کہ حضرت سرور کائنات نے ارشاد فرمایا ہے کہ امام مہدی قریہ کرعہ جو مدینہ سے بطرف مکہ تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے (مجمع البحرین ۲۳۵) نکل کر مکہ معظمہ سے ظہور کریں گے، وہ مری ذرہ پہنے ہونگے اور مے را عمامہ باندھے ہوں گے ان کے سر پر ابرکاسایہ ہوگا اور ملک آواز دے تا ہوگا کہ یہی امام مہدی ہیں ان کی اتباع کرو ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل آواز دیں گے اور ”ہوا“ اس کو ساری کائنات میں پہنچا دے گی اور لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے (غایۃ المقصود ۱۶۵)۔

لغت سروری ۵۳۰ میں ہے کہ آپ قصبہ خیرواں سے ظہور فرمائیں گے۔ معصوم کافر مانا ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے متعلق کسی کا کوئی وقت معین کرنا فی الحقیقت اپنے آپ کو علم غیب میں خدا کا شریک قرار دینا ہے۔

وہ مکہ میں بے خبر ظہور کریں گے، ان کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ ہوگا بدن پر رسالت مآب صلعم کی چادر اور پاؤں میں انہیں کی نعلین مبارک ہوگی۔ وہ اپنے سامنے چند بھےڑیں رکھیں گے، کوئی انہیں پہچان نہ سکے گا۔ اور اسی حالت میں یکہ وتنہا بغیر کسی رفیع کے کعبۃ اللہ میں آجائیں گے جس وقت عالم سیاہی شب کی چادر اوڑھ لے گا اور لوگ سو جائیں گے اس وقت ملائکہ صف بہ صف ان پر اتریں گے اور حضرت جبرئیل ومیکائیل انہیں نوے دالھی سنائیں گے کہ ان کا حکم تمام دنیا پر جاری و ساری ہے۔

یہ بشارت پاتے ہی امام علیہ السلام شکر خدا بجالائیں گے اور رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر بآواز بلند ندا دیں گے کہ اے وہ گروہ جو میرے مخصوص اور بزرگوں سے ہوا اور وہ لوگو! جن کی حق تعالیٰ نے روئے زمین پر میرے ظاہر ہونے سے پہلے میری مدد کے لئے جمع کیا ہے۔ ”آجاؤ۔“ یہ ندا حضرت کے ان لوگوں تک خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں پہنچ جائے گی اور وہ لوگ یہ آواز سن کر چشم زدن میں حضرت کے پاس جمع ہو جائیں گے یہ لوگ ۳۱۳ ہوں گے، اور نقیب امام کہلائیں گے۔ اسی وقت ایک نور زمین سے آسمان تک بلند ہوگا جو صفحہ دنیا میں ہر مومن کے گھر میں داخل ہوگا جس سے ان کی طبیعتیں مسرور ہو جائیں گی مگر مومنین کو معلوم نہ ہوگا کہ امام علیہ السلام کا ظہور ہوا ہے صبح ا مام علیہ السلام مع ان ۳۱۳، اشخاص کے جورات کوان کے پاس جمع ہو گئے تھے کعبہ میں کھڑے ہونگے اور دیوار سے تکیہ لگا کر اپنا ہاتھ کھولیں گے جو موسیٰ کے دے دیے ضا کی مانند ہوگا اور کہیں گے کہ جو کوئی اس ہاتھ پر بیعت کرے گا وہ ایسا ہے گویا اس نے ”عادلہ“ پر بیعت کی۔ سب سے پہلے جبرئیل شرف بیعت سے مشرف ہو گئے۔

ان کے بعد ملائکہ بیعت کریں گے۔ پھر مقدم الذکر نقباء (۳۱۳) بیعت سے مشرف ہوں گے اس ہلچل اور اڑدھام میں مکہ میں تہلکہ مچ جائے گا اور لوگ حے رت زدہ ہو کر ہر سمت سے استفسار کریں گے کہ یہ کون شخص ہے، یہ تمام واقعات طلوع آفتاب سے پہلے سرانجام ہو جائیں گے پھر جب سورج چڑھے گا تو قرص آفتاب کے سامنے ایک منادی کرنے والا ظاہر ہوگا اور بآواز بلند کہے گا جس کو تمام ساکنان زمین و آسمان سنیں گے کہ ”اے گروہ خلائق یہ مہدی آل محمد ہیں، ان کی بیعت کرو، پھر ملائکہ اور (۳۱۳) آدمی تصدیق کریں گے اور دنیا کے ہر گوشہ سے جوق در جوق آپ کی زیارت کے لئے لوگ روانہ ہو جائیں گے، اور عالم پر حجت قائم ہو جائے گی، اس کے بعد دس ہزار افراد بیعت کریں گے۔ اور کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہ چھوڑ جائے گا۔ صرف اللہ کا نام ہوگا اور امام مہدی کا کام ہوگا جو مخالفت کرے گا اس پر آسمان سے آگ برسے گی اور اسے جلا کر خاکستر کر دے گی۔“ (نور الابصار امام شبلنجی شافعی ۱۵۵، اعلام الوری ۲۶۲)۔

علماء نے لکھا ہے کہ ۲۷ مخلصین آپ کی خدمت میں کوفہ سے اس قسم کے پہونچ جائیں گے جو حاکم بنائیں جائیں گے جن کے اسماء (کتاب منتخب بصائر) یہ ہیں: یوشع بن نون، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاری، مقداد بن اسود، مالک اشتر، اور قوم موسیٰ کے ۱۵ افراد اور سات اصحاب کہف (اعلام الوری ۲۶۲، ارشاد مفید ۵۳۶) علامہ عبدالرحمن جامی کا کہنا ہے کہ قطب، ابدال، عرفاء سب آپ کی بیعت کریں گے، ریال آپ جانوروں کی زبان سے بھی واقف ہوں گے اور آپ انسانوں اور جنوں میں عدل و انصاف کریں گے۔ (شواہد النبوت ۲۱۶)

علامہ طبرسی کا کہنا ہے کہ آپ حضرت داؤد کے اصول پر احکام جاری کریں گے، آپ کو گواہ کی ضرورت نہ ہوگی آپ ہر ایک کے عمل سے بالہام خداوندی واقف ہوں گے۔ (اعلام الوری ۲۶۲) امام شبلنجی شافعی کا بیان ہے کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو تمام مسلمان خواص اور عوام خوش و مسرور ہو جائیں گے ان کے کچھ وزرا ہو گئے جو آپ کے احکام پر لوگوں سے عمل کروائیں گے۔ (نور الابصار ۱۵۳ بحوالہ فتوحات مکیہ)

علامہ حلبی کا کہنا ہے کہ اصحاب کہف آپ کے وزرا ہو گئے (سے رت حلبیہ) حموینی کا بیان ہے کہ آپ کے جسم

کاسایہ نہ ہوگا۔ (غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۱۵۰) حضرت علی کافرمانا ہے کہ انصار و اصحاب امام مہدی، خالص اللہ والے ہونگے (ارجح المطالب ۱۲۶۹) وراپ کے گرد لوگ اس طرح جمع ہوجائینگے جس طرح شہد کی مکھی اپنے ”عسوب“ بادشاہ کے گرد جمع ہوجاتی ہیں۔ ارجح المطالب ۱۲۶۹ ایک روایت میں ہے کہ ظہور کے بعد آپ سب سے پہلیکوفہ تشریف لے جائینگے اور وہاں کے کثیر افراد قتل کریں گے۔

امام مہدی کے ظہور کاسنہ

خلاق عالم نے پانچ چیزوں کا علم اپنے لئے مخصوص رکھا ہے جن میں ایک قیامت بھی ہے (قرآن مجید) ظہور امام مہدی علیہ السلام چونکہ لازمہ قیامت سے ہے، لہذا اس کا علم بھی خدا ہی کو ہے کہ آپ کب ظہور فرمائینگے کونسی تاریخ ہوگی۔ کونسا سن ہوگا، تاہم احادیث معصومین جو الہام اور قرآن سے مستنبط ہوتی ہیں ان میں اشارے موجود ہیں۔ علامہ شیخ مفید، علامہ سید علی، علامہ طبرسی، علامہ شبلینجی رقمطراز ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ آپ طاق سن میں ظہور فرمائینگے جو ۱، ۳، ۵، ۷، ۹ سے مل کر بنے گا۔ مثلاً ۱۳ سو، ۱۵ سو، ۱۷ سو، ۱۹ سو یا ایک ہزار ۳ ہزار، ۵ ہزار، ۷ ہزار، ۹ ہزار۔ اسی کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کے اسم گرامی کا اعلان بذریعہ جناب جبرئیل ۲۳ تاریخ کو کر دیا جائے گا اور ظہور یوم عاشورہ کو ہوگا جس دن امام حسین علیہ السلام بمقام کربلا شہید ہوئے ہیں (شرح ارشاد مفید ۵۳۲، غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۶۱، اعلام الوری ۲۶۲، نور الابصار ۱۵۵) میرے نزدیک ذی الحجہ کی ۲۳ تاریخ ہوگی کیونکہ نفس زکیہ کے قتل اور ظہور میں ۱۵ راتوں کا فاصلہ ہونا مسلم ہے امکان ہے کہ قتل نفس زکیہ کے بعد ہی نام کا اعلان کر دیا جائے، پھر اس کے بعد ظہور ہو، ملاجواد سباطی کا کہنا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام یوم جمعہ بوقت صبح بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۷۱۰۰ میں ظہور فرمائیں گے۔ غایۃ المقصود ۱۶۱ بحوالہ براہین سباطیہ) امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ امام مہدی کا ظہور بوقت عصر ہوگا اور وہی عصر آئے ”والعصر ان الانسان لفی خسر“ سے مراد ہے شاہ نعمت اللہ ولی کاظمی المتوفی ۸۲۷ (مجالس المومنین ۲۷۶) جو شاعر ہونے کے علاوہ عالم اور منجم بھی تھے آپ کو علم جفر میں بھی دخل تھا۔ آپ نے اپنی مشہور پیشین گوئی میں ۱۳۸۰ ہجری کا حوالہ دیا ہے جس کا غلط ہونا ثابت ہے کیونکہ ۱۳۹۳ ہے (قیامت نامہ قدوة المحدثین شاہ رفیع الدین ص ۳۸)۔ (والعلم عند اللہ)۔

ظہور کے وقت امام علیہ السلام کی عمر

یوم ولادت سے تا ظہور آپ کی کیا عمر ہوگی؟ اسے تو خدا ہی جانے لیکن یہ مسلمات سے ہے کہ جس وقت آپ ظہور فرمائیں گے مثل حضرت عیسیٰ آپ چالیس سالہ جوان کی حیثیت میں ہوں گے، (اعلام الوری ۲۶۵، وغایۃ المقصود ص ۷۱، ۷۲)۔

آپ کا پرچم

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جھنڈے پر ”البعۃ اللہ“ لکھا ہوگا اور آپ اپنے ہاتھوں پر خدا کے لئے بیعت لیں گے اور کائنات میں صرف دین اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ (ینابع المودۃ ۴۳۲)۔

ظہور کے بعد

ظہور کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے۔ ابرکاسایہ آپ کے سرمبارک پر ہوگا، آسمان سے آواز آتی ہوگی کہ ”یہی امام مہدی ہیں“ اس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوئے لوگوں کی خدا کی طرف دعوت دیں گے اور دین حق کی طرف آنے کی سب کو ہدایت فرمائیں گے آپ کی تمام سرت پے غم بر اسلام کی سرت ہوگی اور انہیں کے طرے قہ پر عمل پیرا ہوں گے ابھی آپ کا خطبہ جاری ہوگا کہ آسمان سے جبرئیل و مکائیل آکر بیعت کریں گے، پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مومن بیعت کریں گے۔

جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع ہوگا دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سب سے پہلی کوفہ تشریف لے جائیں گے، اور دشمنان آل محمد کا قلع قمع کریں گے آپ کے ہاتھ میں عصا موسیٰ ہوگا جو اڑدھے کا کام کرے گا اور تلوار حمائل ہوگی۔ (عین الحیات مجلسی ۹۲) تواریخ میں ہے کہ جب آپ کوفہ پہنچیں گے تو کئی ہزار کا ایک گروہ آپ کی مخالفت کے لئے نکل پڑے گا، اور کہے گا کہ ہمیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں، آپ واپس چلے جائے یہ سن کر آپ تلوار سے ان سب کا قصہ پاک کر دیں گے اور کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے جب کوئی دشمن آل محمد اور منافق وہاں باقی نہ رہے گا تو آپ ایک منبر پر تشریف لے جائیں گے اور کئی گھنٹے تک رونے کا سلسلہ جاری رہے گا پھر آپ حکم دیں گے کہ مشہد حسین تک نہر فرات کاٹ کر لائی جائے اور ایک مسجد کی تعمیر کی جائے۔ جس کے ایک ہزار دربو، چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا اس کے بعد آپ زیارت سرور کائنات کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے۔ (اعلام الوری ۲۶۳، ارشاد مفید ۵۳۲، نورالابصار ۱۵۵)۔

قدوة المحدثین شاہ رفیع الدین رقمطراز ہیں کہ حضرت امام مہدی جو علم لدنی سے بھرپور ہوں گے تجب مکہ سے آپ کا ظہور ہوگا اور اس ظہور کی شہرت اطراف و اکناف عالم میں پھیلے گی تو افواج مدینہ و مکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگی اور شام و عراق و یمن کے ابدال اور اولیاء خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور عرب کی فوجیں جمع ہو جائیں گی، آپ ان تمام لوگوں کو اس خزانہ سے مال دیں گے جو کعبہ سے برآمد ہوگا۔

اور مقام خزانہ کو ”تاج الکعبہ“ کہتے ہوں گے، اسی اثنا میں ایک شخص خراسانی عظیم فوج لیکر حضرت کی مدد کے لئے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگا، راستے اس لشکر خراسانی کے مقدمہ الجیش کے کمانڈر منصور سے نصرانی فوج کی ٹکر ہوگی، اور خراسانی لشکر نصرانی فوج کو پسپا کر کے حضرت کی خدمت میں پہنچ جائے گا اس کے بعد ایک شخص سفیانی جو بنی کلب سے ہوگا حضرت سے مقابلہ کے لئے لشکر عظیم ارسال کرے گا لیکن بحکم خدا جب وہ لشکر مکہ معظمہ اور کعبہ منورہ کے درمیان پہنچے گا اور پہاڑ میں قیام کرے گا تو زمین میں وہیں دھنس جائے گا پھر سفیانی جو دشمن آل محمد ہوگا نصاریٰ سے ساز باز کر کے امام مہدی سے مقابلہ کے لئے

زبردست فوج فراہم کرے گا نصرانی اور سفیانی فوج کے اسی نشان ہوں گے اور ہرنشان کے نے چے ۱۲ ہزار کی فوج ہوگی ۔

ان کا دارالخلافت شام ہوگا حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی مدینہ منورہ ہوتے ہوئے جلد سے جلد شام پہنچیں گے جب آپ کا ورود مسعود دمشق میں ہوگا ،تو دشمن آل محمد سفیانی اور دشمن اسلام نصرانی آپ سے مقابلہ کے لئے صف آرا ہوں گے ،اس جنگ میں فریقین کے بے شمار افراد قتل ہوں گے بالآخر امام علیہ السلام کو فتح کامل ہوگی ،اور ایک نصرانی بھی زمین شام پر باقی نہ رہے گا اس کے بعد امام علیہ السلام اپنے لشکریوں میں انعام کو تقسیم کریں گے اور ان مسلمانوں کو مدینہ منورہ سے واپس بلالیں گے جو نصرانی بادشاہ کے ظلم و جور سے عاجز آکر شام سے ہجرت کر گئے تھے ۔(قیامت نامہ ۴) اس کے بعد مکہ معظمہ واپس تشریف لے جائیں گے اور مسجد سہلہ میں قیام فرمائیں گے (ارشاد ۵۲۳) اس کے بعد مسجد الحرام کو از سر نو بنائیں گے اور دنیا کی تمام مساجد کو شرعی اصول پر کردیں گے ہر بدعت کو ختم کریں گے اور ہر سنت کو قائم کریں گے ،نظام عالم درست کریں گے اور شہروں میں فوجیں ارسال کریں گے ،انصرام و انتظام کے لئے وزراء روانہ ہوں گے ۔(اعلام الوری ۲۶۲، ۲۶۳)

اس کے بعد آپ مومنین ،کاملین اور کافرین کو زندہ کریں گے ،اور اس زندگی کا مقصد یہ ہوگا کہ مومنین اسلامی عروج سے خوش ہوں اور کافرین سے بدلہ لیا جائے ۔ ان زندہ کئے جانے والوں میں قابیل سے لیکر امت محمدیہ کے فراعنہ تک زندہ کئے جائیں گے ،اور ان کے کئے کا پورا پورا بدلہ انہیں دیا جائے گا جو جو ظلم انہوں نے کئے ان کا مزہ چکھیں گے غرے ہوں ،مظلوموں اور بیکیسوں پر جو ظلم ہوا ہے اس کی (ظالم کو) سزا دی جائے گی ،سب سے پہلے جو واپس لایا جائے گا وہ یزید بن معاویہ ملعون ہوگا اور امام حسین علیہ السلام تشریف لائیں گے ۔ (غایۃ المقصود)۔

دجال اور اس کا خروج

دجال ،دجل سے مشتق ہے جس کے معنی فریب کے ہیں ،اس کا اصل نام صائف ،باپ کانام صائد ،ماں کانام ہستہ عرف قطامہ ہے ، یہ عہد رسالت مآب میں بمقام تہ جومدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے ، چہار شنبہ کے دن بوقت غروب آفتاب پیدا ہوا ہے ، پیدائش کے بعد آنا فانا بڑھ رہا تھا ،اس کی داہنی آنکھ پھوٹی تھی اور بائیں آنکھ پیشانی پر چمک رہی تھی ،وہ چند دنوں میں کافی بڑھ کر دعویٰ خدائی کرنے لگا ،سروکائنات جو حالات سے برابر مطلع ہو رہے تھے ۔

انہوں نے سلمان فارسی اور چند اصحاب کولیا اور بمقام تہیہ جاکر اس کو تہلے غ کرنا چاہی ،اس نے بہت برا بھلا کہا اور چاہا کہ حضرت پر حملہ کر دے ۔لیکن آپ کے اصحاب نے مدافعت کی ،آپ نے اس سے یہ فرمایا تھا کہ خدائی کا دعویٰ چھوڑ دئے اور میری نبوت کومان لے علماء نے لکھا ہے کہ دجال کی پیشانی پر بخط یزدانی ”الکافر باللہ“ لکھا ہوا تھا اور آنکھ کے ڈھیلے پر بھی (ک، ف، ر) مرقوم تھا غرض کہ آپ نے وہاں سے مدینہ منورہ واپس تشریف لانے کا ارادہ کیا دجال نے ایک سنگ گراں جو پہاڑ کی مانند تھا حضرت کی راہ میں رکھ دیا یہ دیکھ کر حضرت جبرئیل آسمان سے آئے اور اسے ہٹا دیا ابھی آپ مدینہ پہنچے ہی تھے کہ دجال لشکر عظیم لیکر مدینہ کے قریب جا پہنچا حضرت نے بارگاہ احدت میں عرض کی ،خدا یا ! اسے اس وقت تک کے لئے محبوس کر دے جب تک اسے زندہ

رکھنا مقصود ہے، اسی دوران میں حضرت جبرئیل آئے اور انہوں نے دجال کی گردن کو پشت کی طرف سے پکڑ کر اٹھا لیا اور اسے لے جاکر جزیرہ طبرستان میں محبوس کر دیا ہے۔ لطیفہ یہ ہے کہ جبرئیل اسے لیکر جانے لگے تو اس نے زمین پر دونوں ہاتھ مار کر تحت الثریٰ تک کی دو مٹھی خاک لے لی، اور اسے طبرستان میں ڈال دیا جبرئیل نے حضرت سرور کائنات کے سوال کے جواب میں کہا کہ آپ کی وفات سے ۹۷۰ سال بعد یہ خاک عالم میں پھیلے گی اور اسی وقت سے آثار قیامت شروع ہو جائیں گے۔ (غایۃ المقصود ۶۲، ارشاد الطالبین ۳۹۲)

پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے کہ دجال کو محبوس ہونے کے بعد تمیم دارمی نے جو پہلے نصرانی تھا، جزیرہ طبرستان میں بچشم خود دیکھا ہے۔ اس کی ملاقات کی تفصیل کتاب صحاح المصابیح، زبیرۃ الریاض، صحیح بخاری، صحیح مسلم میں موجود ہے۔ غرض کہ اکثر روایات کے مطابق دجال حضرت امام مہدی کے ظہور فرمانے کے ۱۸ یوم بعد خروج کرے گا (مجمع البحرین ۵۶۰) وغایۃ المقصود جلد ۲ ص ۶۹ ظہور امام ۱ و خروج دجال سے پہلے تین سال تک سخت قحط پڑے گا۔ پہلے سال ۱ زراعت ختم ہو جائے گی دوسرے سال آسمان وزمین کی برکت و رحمت ختم ہو جائے گا تیسرے سال بالکل بارش نہ ہوگی، اور ساری دنیا والے موت کی آغوش میں پہنچنے کے قریب ہو جائیں گے دنیا ظلم و جور، اضطراب و پریشانی سے بالکل پرہوگی۔ ۱ ما م مہدی کے ظہور کے بعد ۱۸ ہی دن میں کائنات نہایت اچھی سطح پر پہنچی ہوگی کہ ناگاہ دجال ملعون کے خروج کا غلغلہ اٹھے گا وہ بروایت اخوند درویشہ ہندوستان کے ایک پہاڑ پر نمودار ہوگا اور وہاں سے بآواز بلند کہے گا۔

”میں خدائے بزرگ ہوں، میری اطاعت کرو۔“ یہ آواز مشرق و مغرب میں پہنچے گی۔ اس کے بعد تین یوم یا بروایت ۴۰ یوم اسی مقیم رہ کر لشکر تیار کرے گا۔ پھر شام و عراق ہوتا ہوا اصفہان کے ایک قریہ ”یہودیہ“ سے خروج کرے گا۔ اس کے ہمراہ بہت بڑا لشکر ہوگا، جس کی تعداد ستراکھ مرقوم ہے جن، دیو، پری، شیطان ان کے علاوہ ہوں گے۔

وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا۔ جوابلق رنگ کا ہوگا اس کے جسم کا بالائی حصہ سرخ، ہاتھ پاؤں تازانوسیاہ اس کے بعد سے سم تک سفید ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے درمیان ۴۰ میل کا فاصلہ ہوگا۔ وہ ۲۱ میل اونچا اور ۹۰ میل لمبا ہوگا اس کا ہر قدم ایک میل کا ہوگا اس کے دونوں کانوں میں خلق کثیر ہے ٹھی ہوگی چلنے میں اس کے بالوں سے ہر قسم کے باجوں کی آواز آئے گی، وہ اسی گدھے پر سوار ہوگا۔ سواری کے بعد جب وہ روانہ ہوگا تو اس کے داہنے طرف ایک پہاڑ ہوگا جس میں ہر قسم کے سانپ بچھو ہوں گے، وہ لوگوں کو انہیں چیزوں کے ذریعہ سے بہکائے گا اور کہے گا کہ میں خدا ہوں جو میرے احکم ماننے کا جنت میں رکھوں گا جو نہ مانے گا اس جہنم میں ڈال دوں گا۔

اسی طرح چالیس یوم میں ساری دنیا کا چکر لگا کر اور سب کو بہکا کر امام مہدی علیہ السلام کی اسکے م کونا کامیاب بنانے کی سعی میں وہ خانہ کعبہ کو گرانا چاہے گا اور ایک عظیم لشکر بھےج کر کعبہ اور مدینہ کو تباہ کرنے پر مامور کرے گا اور خود بارادہ کوفہ روانہ ہوگا اس کا مقصد یہ ہوگا کہ کوفہ جو امام مہدی کی آماجگاہ ہے اسے تباہ کر دے ”چون آن لعین نزدیک کوفہ برسد امام مہدی باستے صال او برسد“ لیکن خدا کا کرنا دیکھئے کہ جب وہ کوفہ کے نزدیک پہنچے گا، تو حضرت امام مہدی علیہ السلام خود وہاں پہنچ جائیں گے، اور اسے بحکم خدا بیخ و بن سے اکھاڑ دیں گے غرض کہ گھمسان کی جنگ ہوگی اور شام تک پہیلے ہوئے لشکر پر امام مہدی علیہ السلام زبردست حملہ کریں گے، بالاخر وہ ملعون آپ کی ضربوں کی تاب نہ لا کر شام کے مقام عقبہ رفیق یا بمقام لد جمعہ کے دن تین گھڑی دن چڑھے مارا جائے گا اس کے مرنے کے بعد دس میل تک دجال اور اس کے گدھے اور لشکر کا خون زمین پر جاری رہے گا علما کا کہنا ہے کہ قتل دجال کے بعد امام علیہ السلام اس کے لشکریوں

پرایک زبردست حملہ کریں گے اور سب کو قتل کر ڈالیں گے۔ اس وقت جو کافر زمین کے کسی گوشہ میں چھپے گا، وہ آواز دے گا کہ فلاں کافر یہاں روپوش ہے۔

امام علیہ السلام اسے قتل کر دیں گے آخر کار زمین پر کوئی دجال کامانے والا نہ رہے گا۔ (ارشاد الطالبین ۳۹۷، معارف الملة ۳۲۸، صحیح مسلم، لمعات شرح مشکوٰۃ عبدالحق، مرقات شرح مشکوٰۃ مجمع البحار) بعض روایات میں ہے کہ دجال کو حضرت عیسیٰ بحکم حضرت مہدی علیہ السلام قتل کریں گے۔

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت مہدی علیہ السلام سنت کے قائم کرنے اور بدعت کو مٹانے نیز انصرام و انتظام عالم میں مشغول و مصروف ہونگے کہ ایک دن نماز صبح کے وقت بروایت نماز عصر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوفرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کی جامع مسجد کے منارہ شرقی پر نزول فرمائیں گے حضرت امام مہدی ان کا استقبال کریں گے اور فرمائیں گے کہ آپ نماز پڑھئے، حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ یہ ناممکن ہے، نماز آپ کو پڑھانی ہوگی۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام امامت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور ان کی تصدیق کریں گے۔ (نور الابصار ۱۵۴، غایۃ المقصود ۱۰۴ - ۱۰۵، بحوالہ مسلم وابن ماجہ، مشکوٰۃ ۲۵۸) اس وقت حضرت عیسیٰ کی عمر چالیس سالہ جوان جیسی ہوگی۔ وہ اس دنیا میں شادی کریں گے، اور ان کے دولڑکے پیدا ہونگے ایک کانام احمد اور دوسرے کانام موسیٰ ہوگا۔ (اسعاف الراغبین بر حاشیہ نور الابصار ۱۳۵، قیامت نامہ ۹ بحوالہ کتاب الوفا بن جوزی، مشکوٰۃ ۲۶۵ و سراج القلوب ۷۷)۔

امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم کا دورہ

اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلاد، ممالک کا دورہ کرنے اور حالات کا جائزہ لینے کے لئے برآمد ہونگے اور دجال ملعون کے پہنچائے ہوئے نقصانات اور اس کے پیدکئے ہوئے بدترین حالات کو بہترین سطح پر لائیں گے، حضرت عیسیٰ خنزیر کو قتل کرنے، صلے بوں کو توڑنے اور لوگوں کے اسلام قبول کرنے کا انصرام و بندوبست فرمائیں گے۔ عدل مہدی سے بلاد عالم میں اسلام کا ڈنکا بجے گا اور ظلم و ستم کا تختہ بتاہ ہوجائے گا۔ (قیامت نامہ قدوة المحدثین ۸ بحوالہ صحیح مسلم)۔

حضرت امام مہدی کا قسطنطنیہ کو فتح کرنا

روایت میں ہے کہ امام مہدی علیہ السلام قسطنطنیہ، چین اور جبل ویلم کو فتح کریں گے، یہ وہی قسطنطنیہ ہے جسے استنبول کہتے ہیں اور جس پر اس زمانہ میں نصاریٰ کا قبضہ ہوگا۔ اور ان کا قبضہ بھی مسلمان بادشاہ کو قتل کرنے کے بعد ہوا ہوگا۔ چین اور جبل دیلم پر بھی نصاریٰ کا قبضہ ہوگا اور وہ حضرت امام مہدی سے مقابلہ

کاپورا انتظام کریں گے، چین جس کو عربی میں ”صین“ کہتے ہیں اس کے بارے میں روایت کے حوالہ سے علامہ طرہ حی نے مجمع البحرین کے ۶۱۵ میں لکھا ہے کہ: (۱) صین ایک پہاڑی ہے (۲) مشرق میں ایک مملکت ہے (۳) کوفہ میں ایک موضع ہے۔ پتہ یہ چلتا ہے کہ ساری چیزیں فتح کی جائیں گی، ان کے علاوہ سندھ اور ہند کے مکانات کی طرف بھی اشارہ ہے، بہر حال امام مہدی علیہ السلام شہر قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے لئے روانہ ہونگے اور ان کے ہمراہ جو ستر ہزار بنو اسحاق کے نوجوان ہونگے انہیں دریائے روم کے کنارے شہر میں جا کر اسے فتح کرنے کا حکم ہوگا، جب وہاں پہنچ کر فسیل کے کنارے نعرہٴ تکبیر لگائیں گے تو خود بخود راستہ پیدا ہو جائے گا اور یہ داخل ہو کر اسے فتح کر لیں گے، کفار قتل ہونگے اور اس پر یورپ اور قبضہ ہو جائے گا۔ (نور الابصار ۱۵۵ بحوالہ طبرانی، غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۵۲ و بحوالہ ابو نعیم، اعلام الوری بحوالہ امام جعفر صادق ۲۶۲، قیامت نامہ، بحوالہ صحیح مسلم)۔

یاجوج ماجوج اور ان کا خروج

قیامت صغریٰ یعنی ظہور آل محمد اور قیامت کبریٰ کے درمیان دجال کے بعد یاجوج اور ماجوج کا خروج ہوگا۔ یہ سد سکندری سے نکل کر سارے عالم میں پھیل جائیں گے اور دنیا کے امن و امان کو تباہ و برباد کر دینے میں پوری سعی کریں گے۔ یاجوج ماجوج حضرت نوح کے بیٹے یافث کی اولاد سے ہیں، یہ دونو چار سوقبیلہ اور امتو کے سردار اور سربراہ ہیں، ان کی کثرت کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ مخلوقات میں ملائکہ کے بعد انہیں کثرت دی گئی ہے، ان میں کوئی ایسا نہیں جس کے ایک ایک ہزار اولاد نہ ہو۔

یعنی یہ اس وقت تک مرتے نہیں جب تک ایک ایک ہزار بہادر پیدا نہ کر دیں۔ یہ تین قسم کے لوگ ہیں، ایک وہ جو تاز سے زیادہ لمبے ہیں، دوسرے وہ جو لمبے اور چوڑے برابر ہیں جن کی مثال بہت بڑے ہاتھی سے دی جاسکتی ہے، تیسرے وہ جو اپنا ایک کان بچھاتے اور دوسرا اوڑھتے بیان کے سامنے لوہا، پتھر، پہاڑ تو وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ حضرت نوح کے زمانہ میں دنیا کے آخر میں اس جگہ پیدا ہوئے، جہاں سے پہلے سورج نے طلوع کیا تھا زمانہ فطرت سے پہلے یہ لوگ اپنی جگہ سے نکل پڑے تھے اور اپنے قریب کی ساری دنیا کو کھا پی جاتے تھے یعنی ہاتھی، گھوڑا، اونٹ، انسان، جانور، کھے تی باڑی غرض کہ جو کچھ سامنے آتا تھا سب کو ہضم کر جاتے تھے۔

وہاں کے لوگ ان سے سخت تنگ اور عاجز تھے۔ یہاں تک زمانہ فطرت میں حضرت عیسیٰ کے بعد برواقتی جب ذوالقرنین اس منزل تک پہنچے تو انہیں وہاں کا سارا واقعہ معلوم ہوا اور وہاں کی مخلوق نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں اس بلا سے بچائے۔ چنانچہ انہوں نے دو پہاڑوں کے اس درمیانی راستے کو جس سے وہ آیا کرتے تھے بحکم خدایہ کی دیوار سے جو دوسو گز اونچی اور پچاس یا ساٹھ گز چوڑی تھی بند کر دیا۔ اسی دیوار کو سد سکندری کہتے ہیں۔ کیونکہ ذوالقرنین کا اصل نام سکندر اعظم تھا، سد سکندری کے لگ جانے کے بعد ان کی خوراک سانپ قرار دی گئی، جو آسمان سے برستے ہیں یہ تابظہور امام مہدی علیہ السلام اسی میں محصور رہیں گے ان کا اصول اور طریقہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی زبان سے سد سکندری کو رات چاٹ کر کاٹتے ہیں، جب صبح ہوتی ہے اور دھوپ لگتی ہے تو ہٹ جاتے ہیں، پھر دوسری رات کٹی ہوئی دیوار بھی پر ہو جاتی ہے اور وہ پھر اسے کاٹنے میں لگ جاتے ہیں۔ بحکم خداسے یہ لوگ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں خروج کریں گے دیوار کاٹ جائے گی اور یہ نکل پڑیں گے۔

اس وقت کا عالم یہ ہوگا کہ یہ لوگ اپنی ساری تعداد سمیت ساری دنیا میں پھیل کر نظام عالم کو درہم برہم کرنا شروع کر دیں گے، لاکھوں جانیں ضائع ہوں گی اور دنیا کی کوئی چیز ایسی باقی نہ رہے گی جو کھائی اور پی جاسکے، اور یہ اس پر تصرف نہ کریں۔ یہ ہلاکے جنگجو لوگ ہونگے دنیا کو مار کر کھا جائیں گے اور اپنے تے آسمان کی طرف پھینک کر آسمانی مخلوق کو مارنے کا حوصلہ کریں گے اور جب ادھر سے بحکم خدا تے رخون آلود آئے گا تو یہ بہت خوش ہونگے اور آپس میں کہیں گے کہ اب ہمارا اقتدار زمین سے بلند ہو کر آسمان پر پہنچ گیا ہے۔

اسی دوران میں امام مہدی علیہ السلام کی برکت اور حضرت عیسیٰ کی دعا کی وجہ سے خداوند عالم ایک بے ماری بھےج دے گا جس کو عربی میں ”نغف“ کہتے ہیں یہ بے ماری ناک سے شروع ہو کر طاعون کی طرح ایک ہی شب میں ان سب کا کام تمام کر دے گی پھر ان کے مردار کو کھانے کے لئے ”عنقا“ نامی پرندہ پیدا ہوگا، جو زمین کو ان کی گندگی سے صاف کرے گا۔ اور انسان ان کے تے روکمان اور قابل سوختنی آلات حرب کو سات سال تک جلاٹیں گے (تفسیر صافی ۲۷۸، مشکوٰۃ ۳۶۶، صحیح مسلم، ترمذی، ارشاد الطالبین ۳۹۸، غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۷۱، مجمع البحرین ۴۶۶، قیامت نامہ ۸)۔

امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت اور خاتمہ دنیا

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا پایہ تخت شہر کوفہ ہوگا مکہ میں آپ کے نائب کا تقرر ہوگا۔ آپ کا دیوان خانہ اور آپ کے اجراء حکم کی جگہ مسجد کوفہ ہوگی۔ بیت المال، مسجد سہلہ قرار دی جائے گی اور خلوت کدہ نجف اشرف ہوگا۔ (حق الیقین ۱۲۵) آپ کے عہد حکومت میں مکمل امن و سکون ہوگا۔ بکری اور بھےڑ، گائے اور شے، انسان اور سانپ، زنبیل اور چوہے سب ایک دوسرے سے بے خوف ہونگے (درمنثور سیوطی جلد ۳ ص ۲۳)۔ معاصی کا ارتکاب بالکل بند ہو جائے گا اور تمام لوگ پاک باز ہو جائیں گے۔ جہل، جبن، بخل کافور ہو جائیں گے۔ عاجزوں، ضعیفوں کی دادرسی ہوگی۔ ظلم دنیا سے مٹ جائے گا اسلام کے قالب بے جان میں روح تازہ پیدا ہوگی دنیا کے تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے۔ نہ عیسائی ہوں گے نہ یہودی، نہ کوئی اور مسلک ہوگا۔ صرف اسلام ہوگا۔ اور اسی کا ڈنکا بجتا ہوگا آپ دعوت بالسیف دیں گے جو آپ کے درپے نزاع ہوگا قتل کر دیا جائے گا۔ جزیہ موقوف ہوگا خدا کی جانب سے شہر عکا کے ہرے بھرے میدان میں مہمانی ہوگی، ساری کائنات مسرتوں سے مملو ہوگی۔ غرض کہ عدل و انصاف سے دنیا بھر جائے گی، (البیواقت الجواب جلد ۲ ص ۱۲۷)۔

دنیا کے تمام مظلوم بلائیں جائیں گے

اور ان پر ظلم کرنے والے حاضر کئے جائیں گے، حتیٰ کہ آل محمد تشریف لائیں گے اور ان پر ظلم کے پہاڑ توڑنے والے بلائے جائیں گے حضرت امام علیہ السلام مظلوم کی فریاد رسی فرمائیں گے اور ظالم کو کے فرو کر دارتک پہنچائیں گے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام امور میں نگرانی کافرے ضہ ادا کرنے کے لئے جلوہ افروز ہونگے اسی دوران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی سابقہ ارضی ۲۳ سالہ زندگی میں ۷ سالہ موجودہ ارضی زندگی کا اضافہ کر کے چالیس سال کی عمر میں انتقال کر جائیں گے اور آپ کو روضہ حضرت محمد مصطفیٰ

صلعم میں دفن کردیا جائے گا۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ۲۶۳)، سراج القلرب ۷۷، عجائب القصص ۲۳) اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلاکی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا اور حضرت امیر المومنین نظام کائنات پر حکمرانی کریں گے جس کی طرف قرآن مجید میں ”دابة الارض“ سے اشارہ کیا گیا ہے اب رہ گیا یہ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت کیا ہوگی؟ اس کے متعلق سخت اختلاف ہے ارشاد مفید کے ۵۳۳ میں سات سال اور ۵۳۷ میں انیس سال اور اعلام الوری کے ۳۶۵ میں ۱۹ سال، مشکوٰۃ کے ۲۶۲ میں ۷، ۸، ۹ سال، نورالابصار کے ۱۵۲ میں ۷، ۸، ۹، ۱۰ سال۔

غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۱۶۲ میں بحوالہ حلیۃ الاولیاء ۷، ۸، ۹ سال اورینابیع المودۃ شیخ سلے مان قندوزی بلخی کے ۲۳۳ میں بیس سال مرقوم ہے میں نے حالات احادیث، اقوال علما سے استنباط کر کے بیس سال کو ترجیح دی ہے ہوسکتا ہے کہ ایک سال دس سال کے برابر ہو (ارشاد مفید ۵۳۳، نورالابصار ۱۵۵) غرضکہ آپ کی وفات کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کو غسل وکفن دیں گے اور نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے، جیسا کہ علامہ سید علی بن عبدالحمے نے کتاب انوار المضئیہ میں تحریر فرمایا ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہد ظہور میں قیامت سے پہلے زندہ ہونے کو رجعت کہتے ہیں۔ یہ رجعت ضروریات مذہب امامیہ سے ہے (مجمع البحرین ۲۲۲) اس کا مطلب یہ ہے کہ ظہور کے بعد بحکم خدا شدہ ترین کافر اور منافق اور کامل ترین مومنین حضرت رسول کریم اور آئمہ طاہرین، بعض انبیاء سلف برائے اظہار دولت حق محمدی دنیامیں پلٹ کر آئیں گے۔ (تکلیف المکلفین فی اصول الدین ۲۵) اس میں ظالموں کا ظلم کا بدلہ اور مظلوموں کو انتقام کا موقع دیا جائے گا اور اسلام کو اتنا فروغ دے دیا جائے گا کہ ”لے ظہرہ علی الدین کلہ“ دنیا میں صرف ایک اسلام رہ جائے گا (معارف الملة الناجیہ والناریہ ۳۸۰) امام حسین علیہ السلام کا مکمل بدلہ لیا جائے گا (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۸۲ بحوالہ تفسیر عیاشی) اور دشمنان آل محمد کو قیامت میں عذاب اکبر سے پہلے رجعت میں عذاب ادنی کا مزہ چکھایا جائے گا (حق الیقین ۱۲۷ بحوالہ قرآن مجید)۔ شیطان سرور کائنات کے ہاتھوں سے نہر فرات پر ایک عظیم جنگ کے بعد قتل ہوگا۔ آئمہ طاہرین کے ہر عہد حکومت میں اچھے برے زندہ کئے جائیں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہد میں جو لوگ زندہ ہوں گے ان کی تعداد چار ہزار ہوگی (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۷۸) شہداء کو بھی رجعت میں ظاہری زندگی دی جائے گی تاکہ اس کے بعد جو موت آئے اس سے آیت کے حکم ”کل نفس ذائقۃ الموت“ کی تکمیل ہوسکے اور انہیں موت کا مزہ نصیب ہو جائے (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۷۳) اسی رجعت میں بوعده قرآنی آل محمد کو حکومت عامہ عالم دی جائے گی، اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جس پر آل محمد کی حکومت نہ ہو، اس کے متعلق قرآن مجید میں: ”ان الارض یرثھا عبادی الصالحون“ و ”نرے دان من علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم الوارثین۔“ (حق الیقین ۱۲۶)۔

اب رہ گیا کہ یہ کائنات کی ظاہری حکومت و وراثت آل محمد کے پاس کب تک رہے گی، اس کے متعلق ایک روایت آٹھ ہزار سال کا حوالہ دے رہی ہے اور پتہ یہ چلتا ہے کہ امیر المومنین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر نگرانی حکومت کریں گے اور دیگر آئمہ طاہرین ان کے وزراء اور سفراء کی حیثیت سے ممالک عالم میں انتظام و انصرام فرمائیں گے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر امام علی الترتیب حکومت کریں گے حق الیقین و غایۃ المقصود۔ حضرت علی کے ظہور اور نظام عالم پر حکمرانی کے متعلق قرآن مجید میں بصراحت موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

”اخرجنا لهم دابة من الارض۔“ (پارہ ۲۰ رکوع ۱)

علماء فریقین یعنی شیعہ و سنی کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ میزان الاعتدال علامہ ذہبی و معالم التنزیل علامہ بغوی و حق الیقین علامہ مجلسی و تفسیر صافی علامہ محسن فیض کاشانی اس کی طرف توریث میں بھی اشارہ موجود ہے۔ (تذکرۃ المعصومین ۲۴۶) آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ ایسے لوگوں کی تصدیق نہ کریں گے جو خدا کے مخالف اور اس کی آیتوں پرے قین نہ رکھنے والے ہوں گے وہ صفا اور مروہ کے درمیان سے برآمد ہوں گے، ان کے ہاتھ میں حضرت سلمان کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا جب قیامت قریب ہوگی تو آپ عصا اور انگشتی سے ہر مومن و کافر کی پیشانی پر نشان لگائیں گے۔ مومن کی پیشانی پر ”ہذا مومن حقا“ اور کافر کی پیشانی پر ”ہذا کافر حقا“ تحریر ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو (کتاب ارشاد الطالبین اخوند درویشہ ۴۰۰ و قیامت نامہ قدوة المحدثین علامہ رفیع الدین ص ۱۰) علامہ لغوی کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے ص ۴۶۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دابة الارض دوپہر کے وقت نکلے گا، اور جب اس دابة الارض کا عمل درآمد شروع ہو جائے گا تو باب توبہ بند ہو جائے گا اور اس وقت کسی کا امان لانا کارگر نہ ہوگا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی مسجد میں سو رہے تھے، اتنے میں حضرت رسول کریم تشریف لائے، اور آپ نے فرمایا ”قم یادابۃ اللہ۔“ اس کے بعد ایک دن فرمایا: ”یا علی اذا کان اخرجک اللہ الخ۔“ اے علی! جب دنیا کا آخری زمانہ آئے گا تو خداوند عالم تمہیں برآمد کرے گا اس وقت تم اپنے دشمنوں کی پیشانیوں پر نشان لگاؤ گے۔ (مجمع البحرین ۱۲۷) آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ”علی دابة الجنة“ ہیں لغت میں ہے کہ دابة کے معنی پے روسے چلنے پھرنے والیکے ہیں۔ (مجمع البحرین ۱۲۷)۔

کثیر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آل کی حکمرانی جسے صاحب ارجح المطالب نے بادشاہی لکھا ہے اس وقت تک قائم رہے گی جب تک دنیا کے ختم ہونے میں چالیس یوم باقی رہیں گے۔ (ارشاد مفید ۱۳۷، و اعلام الوری ۲۶۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چالیس دن کی مدت قبروں سے مردوں کے نکلنے اور قیامت کبریٰ کے لئے ہوگی۔ حشرون شر، حساب و کتاب، صور پھونکنا اور دیگر لوازمات کبریٰ اسی میں ادا ہوں گے۔ (اعلام الوری ۲۶۵) اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو جنت کا پروانہ دیں گے۔ لوگ اس لیکر پل صراط پر سے گزریں گے۔ (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی ۷۵) و اسعاف الراغبین ۷۵ بر حاشیہ نور الابصار) پھر آپ جوض کوثر کی نگرانی کریں گے جو دشمن آل محمد جوض کوثر پر ہوگا، اسے آپ اٹھا دیں گے۔ (ارجح لمطالب ۷۶) پھر آپ لواء الحمد یعنی محمدی جہنڈا لیکر جنت کی طرف چلیں گے، پے غمبر اسلام آگے آگے ہوں گے انبیاء اور شہداء و صالحین اور دیگر آل محمد کے ماننے والے پے چھے ہوں گے۔ (مناقب اخطب خوارزمی قلمی و ارجح المطالب ۷۷)۔

پھر آپ جنت کے دروازہ پر جائیں گے اور اپنے دوستوں کو بغیر حساب داخل جنت کریں گے اور دشمنوں کو جہنم میں جھونک دیں گے (کتاب شفا قاضی عیاض و صواعق محرقہ) اسی لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور بہت سے اصحاب کو جمع کر کے فرمادیا تھا کہ علی زمین اور آسمان دونوں میں میرے وزیر ہیں اگر تم لوگ خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو علی کو راضی کرو، اس لئے کہ علی کی رضا خدا کی رضا اور علی کا غضب خدا کا غضب ہے۔ (مودۃ القربی ص ۵۵ - ۶۲) علی کی محبت کے بارے میں تم سب کو خدا کے سامنے جواب دینا پڑے گا اور تم علی کی مرضی کے بغیر جنت میں نہ جاسکو گے اور علی سے کہ دیا کہ تم اور تمہارے شیعہ ”خے البریہ“ یعنی خدا کی نظر میں اچھے لوگ ہیں۔ یہ قیامت میں خوش ہوں گے اور تمہارے دشمن ناشاد و نامراد ہوں گے، ملاحظہ ہو (کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۸ و تحفۃ اثنا عشریہ ۶۰۴ تفسیر فتح البیان جلد ۱ ص ۳۲۳)۔

